صحابۂ کرام

کی ایک خوبصورت تمنّا

08-June-2023

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

8 جون، 2023ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

صحابۂ کرام کی ایک خوبصورت تمنّا

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کی مبارک دُعائیں

✿...اُمّتِ مسلمہ کی ترقّی کا اَصل راستہ

✿...وقت کا بادشاہ فقیر کے قدموں میں

✿...نیک لوگوں کی چند مبارک عادات

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ ابو بکر شبلی بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعَامَلہ فرمایا؟ وہ بولا: میں سخت ہولناکیوں سے دوچار ہوا، منکر نکیر کے سوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ مجھ پر یہ مصیبت کیوں آئی ہے؟ کیا میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا؟ اتنے میں آواز آئی: دنیا میں زبان کے غیر ضروری اِستِعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جارہی ہے۔ اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحِب جو حَسِیْن اور خوبصورت تھے وہ میرے اور عذاب کے درمیان آگئے، انہوں نے مجھے سوالات کے جواب یاد دِلا دیئے۔ میں نے ان سے عرض کیا: اللہ پاک آپ پر رَحم فرمائے، آپ کون ہیں؟ فرمایا: تیرے کثرت کے ساتھ دُرُود شریف پڑھنے کی برکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وَقْت تیری اِمداد پر مُقرّر کیا گیا ہے۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں | اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے[2]

وضاحت: وہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جن کو بے سہاروں کا سہارا کہا جاتا ہے، جو ہر

---

1 ...القول البدیع، صفحہ: 127 و رحمتوں کی برسات، صفحہ: 273۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 209۔

بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں، ان پر دُرُود اَور سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچّی نیت اَفْضَل تَرِین عَمَل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام کی ایک خُوبصُورت تمنّا

حضرت نجاشی رَحمۃُ اللهِ علیہ جو حبشہ کے بادشاہ تھے اور انہوں نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہِری زندگی ہی میں کلمہ پڑھنے کی سعادت حاصِل کی، یہ خُود تو کسی سبب سے بارگاہِ رسالت میں حاضِر نہ ہو پائے، البتہ ایک مرتبہ انہوں نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں 70 افراد پر مشتمل ایک وَفد بھیجا، یہ لوگ جب بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے تو اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے سامنے سورۂ یٰسین شریف کی تِلاوت فرمائی۔ انہوں نے جب زبانِ مصطفےٰ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) سے رَبُّ الْعٰلَمِین کا کلام سُنا تو وہ زار و قطار رونے لگے۔ ایسی پُرسوز تِلاوت اور پُر تاثیر کلام سُن کر ان کے سینے روشن ہو گئے اور یہ سب کے سب کلمہ

---

1 ... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔(1)

جب یہ خوش نصیب حضرات صحابیت کا شرف حاصِل کر کے واپس حبشہ پہنچے تو وہاں کے غیر مسلموں نے انہیں طعنے دیئے۔ اس پر ان خوش نصیب صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان نے غیر مسلموں کو جو جواب دیا، اللہ پاک نے ان کا وہ جواب قرآنِ کریم میں ذِکر فرمایا،(2) ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ نَطْمَعُ اَنْ یُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۴﴾ (پارہ:7، سورۂ مائدہ:84)	ترجمۂ کنزُالعرفان: اور ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ پر اور اس حق پر ایمان نہ لائیں جو ہمارے پاس آیا اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ (جنت میں) داخل کر دے۔

یعنی ہم اللہ پاک اور اس کے سچے و آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان کیوں نہ لائیں؟ جب وہ حق ہمارے پاس آ گیا اور ہم نے اسے پہچان بھی لیا، پھر اِیمان لانے میں رُکاوٹ کیا ہے؟ (اے غیر مسلمو! تم ہمارے اِسْلام قبول کرنے پر اعتراض کرتے ہو جبکہ) ہمارا حال یہ ہے کہ وہ خوش نصیب صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان جو ہم سے پہلے اِیمان لے آئے، انہوں نے ہم سے زیادہ نیکیاں بھی کر لِیں، ہم سے پہلے اِسْلام کی بڑی بڑی خِدْمات کر کے بہت ترقی بھی کر چکے، آہ! ہم پہلے اِیمان قبول نہ کر پائے، ہم ان کے برابر نیکیاں نہیں کر پائے، اب تمنّا ہے کہ کاش! اللہ پاک اپنی رَحْمت سے ہمیں اُن میں شامِل فرما لے، کاش! ہمارا شُمار اُن صالِحِین (نیک لوگوں) میں ہو جائے۔(3)

1 ...مواہب اللدنیہ، المقصد الثانی، الفصل السادس، جلد:1، صفحہ:444 ملتقطاً۔
2 ...تفسیر مدارک، پارہ:7، المائدۃ، زیرِ آیت:84، جلد:1، صفحہ:469۔
3 ...تفسیرِ نعیمی، پارہ:7، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:84، جلد:7، صفحہ:27، 29 خلاصۃً۔

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمائیے! یہ کتنی پیاری خواہش ہے، کیسی نِرالی تمنّا ہے کہ کاش! اللہ پاک ہمیں ہم سے پہلے والے نیک لوگوں میں شامِل فرما دے۔ اللہ پاک کو ان نو مُسْلِم صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کا یہ جواب، ان کے یہ پیارے پیارے جملے اور ان کی یہ خوبصورت تمنّا ایسی پسند آئی کہ رَبِّ کائنات نے قرآنِ کریم میں اسے ذِکْر فرمایا اور ان کی اس تمنّا کو قبولیت سے سرفراز کرتے ہوئے فرمایا:

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ(۸۵) (پارہ:7، سورۂ مائدہ:85)	ترجمہ کَنْزُالعرفان: تو اللہ نے اُن کے اِس کہنے کے بدلے انہیں وہ باغات عطا فرمائے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ نیک لوگوں کی جزا ہے۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت ، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اچھوں کا ساتھ اور نیکوں کے زُمرے میں داخِل ہونا اللہ پاک کی بڑی نعمت ہے، مزید یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک نکتہ نواز ہے، چاہے تو ایک اچھے لفظ کے صدقے سارے گُناہ بخش کر دوزخی کو جنّتی بنا دیتا ہے، دیکھو! ان نو مُسْلِم صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے (اپنے دِل کی تمنّا کا اِظْہار کرتے ہوئے) صِرْف اتنا کہا:

وَ نَطْمَعُ اَنْ یُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ(۸۴) (پارہ:7، سورۂ مائدہ:84)	ترجمہ کَنْزُالعرفان: اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ (جنت میں) داخل کردے۔

اللہ پاک کو ان کی یہ بات پسند آگئی اور رَبِّ کائنات نے انہیں جنّت کا وارِث بنا دیا۔

یَااللہُ! یَارَحْمٰنُ! | یَاحَنَّانُ! یَامَنَّانُ!

بخش دے بخشے ہوؤں کا صدقہ	یااللہ! مری جھولی بھر دے
واسطہ نبیوں کے سروَر کا	واسطہ صِدّیق اور عمر کا
واسطہ عثمان و حَیدَر کا	یااللہ! مری جھولی بھر دے
سائِل ہوں میں تیری وِلا کا	پھیر دے رُخ ہر رنج و بلا کا
واسطہ شاہِ کرب و بلا کا	یااللہ! مری جھولی بھر دے(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

انبیائے کرام علیہ السَّلام کی مبارک دُعائیں

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے قرآنِ کریم کی چند آیات اور ان کی ضمن میں بیان ہونے والا ایک واقعہ سُننے کی سَعادت حاصِل کی، ان آیات میں سیکھنے کی بہت ساری باتیں، بہت سارے اَسباق موجود ہیں، البتہ ایک بہت اَہَم نکتہ جس پر بطورِ خاص آج ہم نے غور کرنا اور اسے سمجھنے کی کوشش کرنی ہے، وہ ان نَو مُسلِم صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان کی یہ خُوبصُورت تمنّا ہے:

وَ نَطْمَعُ اَنْ یُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۴﴾ (پارہ:7، سورۂ مائدہ:84)	ترجمۂ کنزُالعرفان: اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ (جنت میں) داخل کردے۔

یہ ایسی کمال کی، ایسی بے مِثَال تمنّا ہے کہ اس کے جتنے فضائل بیان کئے جائیں، اس کی جتنی برکتیں بیان کی جائیں کم ہیں، اس بے مِثَال تمنّا کی اہمیت کا اندازہ یہیں سے لگا لیجئے کہ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام...!! کائنات کی سب سے بلند تَرِین ہستیاں...!! ان سے بڑھ کر

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:121 ملتقطاً۔

کوئی نیک، ان سے بڑھ کر متقی، ان سے بڑھ کر پرہیز گار، ان سے بڑھ کر اللہ پاک کا قُرب رکھنے والا کوئی ہو ہی نہیں سکتا، اس کے باوُجود انبیائے کرام علیہمُ السّلام عاجزی کرتے ہوئے اللہ پاک کی بارگاہ میں یہ دُعا کیا کرتے تھے کہ مولیٰ! ہمیں ہم سے پہلے والے نیک لوگوں میں شامِل فرمادے۔ مثلاً ❀ حضرت یوسُف علیہ السّلام نے بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کیا:

وَ اَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۰۱﴾ (پارہ:13، سورۂ یوسف:101)	ترجمۂ کنزُالعرفان: اور مجھے اپنے قرب کے لائق بندوں کے ساتھ شامِل فرما۔

❀ اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السّلام نے دُعا کی:

وَ اَدۡخِلۡنِیۡ بِرَحۡمَتِكَ فِیۡ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۹﴾ (پارہ:19، سورۂ نمل:19)	ترجمۂ کنزُالعرفان: اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے خاص قرب کے لائق ہیں۔

❀ اللہ پاک کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے دُعا کی:

رَبِّ هَبۡ لِیۡ حُكۡمًا وَّ اَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ ﴿۸۳﴾ (پارہ:19، سورۂ شعراء:83)	ترجمۂ کنزُالعرفان: اے میرے رب! مجھے حکمت عطا کر اور مجھے اُن سے ملا دے جو تیرے خاص قرب کے لائق بندے ہیں۔

اَللہُ اَکۡبَر! **پیارے اسلامی بھائیو!** اندازہ لگائیے! نیک لوگوں کے رستے پر چلنے کی خواہش کرنا، نیک لوگوں کی مشابہت اِختیار کرنا کس قدر اَہَم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام اللہ پاک کے نبی ہیں، آپ خَلِیۡلُ اللہ ہیں، اَبُو الۡاَنۡبِیاء ہیں، ساری مخلوقات میں سب سے اَفۡضَل ہستی ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور آپ کے بعد سب

سے جو اَفضَل ہیں وہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام ہیں مگر غور فرمایئے! اتنے بلند رُتبہ ہونے کے باوُجُود حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے دُعا کیا کی؟

وَ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۳﴾
(پارہ:19، سورۂ شعراء:83)

ترجمہ کَنزُالعرفان: اور مجھے اُن سے ملا دے جو تیرے خاص قرب کے لائق بندے ہیں۔

یقیناً انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی یہ دُعائیں ہماری تعلیم کے لئے ہیں، ان میں ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ صالِحِین یعنی نیک لوگوں کے رستے پر چلنا، ان کی مشابہت اِختیار کرنا، ان کو اپنا آئیڈیل بنانا اللہ پاک کے ہاں بہت پسندیدہ ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے دَور میں مُعَاشرہ جس رستے کا مُسَافِر بن چکا ہے، ایسے حالات میں یہ خواہش دِل میں بڑھانے کی بہت ضرورت ہے، ہم سب کے دِل میں یہ تمنّا ضرور ہونی چاہئے کہ کاش! اللہ پاک ہمیں نیک لوگوں میں شامِل فرمادے۔

اُمَّتِ مسلمہ کی ترقی کا اَصْل راستہ

پیارے اسلامی بھائیو! ایک وقت تھا مسلمان تعداد میں کم تھے مگر عُرُوج و ترقی اور کامیابی ہر میدان میں اُن کا مُقَدَّر بنتی تھی مگر افسوس! آج مسلمان کروڑوں، اَرَبوں کی تعداد میں ہیں مگر غیر مُسْلِم ہر جگہ غالِب ہیں، پُوری دُنیا میں مسلمان تقریباً ہر جگہ ہی تَنَزُّلی کا شِکار ہیں۔ اس سارِی صُورتِ حال کی اَصْل بنیادی وجہ یہی ہے کہ آج مسلمانوں نے اپنے اَسْلاف (پہلے کے بزرگانِ دِین، اللہ پاک کے نیک بندوں) کا رستہ چھوڑ کر غیر قوموں کو اپنا آئیڈیل بنالیا ہے مگر یاد رکھئے! اُمَّتِ مسلمہ دیگر سارِی قوموں سے مختلف ہے:

اپنی مِلَّت پر قِیاس اَقْوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قَوْمِ رَسُولِ ہاشمی

یعنی اُمَّتِ مسلمہ کا مِزاج دُوسری تمام قوموں سے مختلف ہے، ہم دُنیا کے کسی بھی

مُعَاشرے، کسی بھی قوم، کسی بھی مُلک کو اپنا آئیڈیل بنالیں، ہم ہر گز ہر گز تَرَقّی نہیں کر پائیں گے ؟ کیوں...!!! اس لئے کہ اُمّتِ مسلمہ کی تَرَقّی کا راستہ اَور ہے، دیگر قوموں کی تَرَقّی کا راستہ اَور ہے۔

یہ بات بڑی اَہم، سمجھنے اور ذِہن میں بٹھانے کی ہے کہ ہمارا اور دیگر قوموں کا راستہ بھی مختلف ہے، منزل بھی مختلف ہے۔ شاید دُنیا کی دیگر قوموں کو اُن کے **مستقبل** میں تَرَقّی مِل جاتی ہو گی مگر اُمّتِ مسلمہ کی تَرَقّی **مستقبل** میں نہیں بلکہ **ماضی** میں ہے، ہمیشہ یاد رکھئے! **ہم لوگ جتنا اپنے ماضی کی طرف بڑھیں گے، ہمیں اُتنی تَرَقّی ملے گی۔**

دیکھئے! بَرِّ صَغیر میں مسلمان غلامی کی زِندگی گزار رہے تھے، مسلمان ظُلْم کی چکی میں پِس رہے تھے، مسلسل تَنَزُّلی کا شِکار تھے، ڈاکٹر اِقْبال نے اس تَنَزُّلی کے اَسْباب بیان کئے:

کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعارِ اَغیار؟ | ہو گئی کس کی نگہ طرزِ سلف سے بیزار؟
حیدری فقر ہے، نے دولتِ عثمانی ہے | تم کو اَسْلاف سے کیا نسبتِ روحانی ہے؟

یعنی مسلمان جو غلامی کی چکی میں پِس رہے ہیں، مسلمان جو تَنَزُّلی کا شکار ہوئے ہیں، اس کی وجہ اصل میں یہ ہے کہ انہوں نے اپنے اَسْلاف کا رستہ چھوڑ دیا، غیر قوموں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ جبکہ سچّائی یہ ہے کہ اُمّتِ مسلمہ اپنی ترکیب، اپنے مِزاج میں دوسری تمام قوموں سے مختلف ہے، لہٰذا ❁ اگر مسلمان ترقی کرنا چاہتا ہے تو اسے اسلاف کے ساتھ اپنی نسبت قائم کرنی ہو گی ❁ مسلمان نے یہ نہیں دیکھنا کہ فُلاں ملک میں کیا ہوتا ہے، مسلمان نے یہ دیکھنا ہے کہ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ علیہ کیسے زندگی گزارا کرتے تھے ❁ مسلمان نے یہ نہیں دیکھنا کہ آج دُنیا میں ٹرینڈ (Trand) کیا چل رہا ہے، مسلمان نے یہ دیکھنا ہے کہ داتا

حُضُور، خواجۂ اجمیر، اعلیٰ حضرت وغیرہ اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللهِ علیہم اور اللہ پاک کے نیک بندے کیسے زندگی گزارا کرتے تھے۔ غرض؛ مسلمانوں نے جب بھی تَرَقِّی کی ہے، اپنے اَسْلاف کا رَستہ اپنا کر ہی کی ہے اور آیندہ جب جب ترقِّی کریں گے، اپنے اَسْلاف کا رستہ اپنا کر ہی کریں گے۔ اس کے عِلاوہ ہمارے پاس تَرَقِّی و کامیابی کا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس لئے آج اس بات کی اَشَدّ ضرورت ہے کہ ہم اپنے اَسْلاف کو اپنا آئیڈیل بنائیں، ان جیسا طرزِ زندگی اپنانے، اُن کے جیسا بننے کی شدید خواہش اپنے دِل میں بڑھائیں، ہمارے دِل و دِماغ پر ہر وَقْت بس ایک ہی تمنّا سُوار ہونی چاہئے کہ **میں نے اللہ پاک کے نیک بندوں جیسا بننا ہے۔** اگر یہ خوب صُورت تمنّا ہمیں نصیب ہو جائے تو یقین مانیئے! ہماری دُنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت میں بھی بیڑا پار ہو جائے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

نیک لوگوں سے مُشابہت کے فضائل

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جو جس قوم کے ساتھ مُشَابَہَت رکھتا ہے، وہ انہی میں شُمار ہوتا ہے۔[1] ایک حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ اَعْجَبَهُ سَمْتُ رَجُلٍ فَهُوَ مِثْلُهُ جسے جس شخص کا طریقہ اچھا لگتا ہے، وہ اُسی جیسا ہے۔[2]

اَللّٰہُ اَکْبَر! پیارے اسلامی بھائیو! ان اَحادِیث پر بار بار غور فرمایئے! **جسے جس کا طریقہ اچھا لگتا ہے، وہ اسی جیسا ہے** آہ! وہ نادان جنہیں فلمی ایکٹرز کے سٹائل اچھے لگتے ہیں

1 …ابو داؤد، کتاب اللباس، باب فی لبس الشہرۃ، صفحہ: 635، حدیث: 4031۔

2 …الجامع لاخلاق الراوی، الجزء الثانی، صفحہ: 58، حدیث: 208۔

✿جو یُوٹیوبَرز کو ✿ٹِک ٹاکَرز کو ✿کھلاڑیوں کو اپنا آئیڈیل بناتے ہیں ✿جنہیں غیر مسلموں کے انداز بھلے لگتے ہیں ✿جو اُٹھنے، بیٹھنے میں ✿چال ڈھال میں ✿کھانے، پینے اور پہننے وغیرہ میں غیر مسلموں کے فیشن کو ملحوظ رکھتے ہیں، آہ! اَفْسَوس! حدیثِ پاک کے مُطابق وہ انہی جیسے ہیں۔

دوسری طرف کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ ✿جنہیں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سُنتوں سے محبّت ہے ✿جنہیں صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی ادائیں اچھی لگتی ہیں ✿جنہیں غوثِ پاک، داتا حُضُور، خواجہ حُضُور، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ علیہم کی ادائیں پسند آتی ہیں ✿وہ خوش بخت جو اپنے بزرگوں، اللہ پاک کے نیک بندوں کی سیرت پڑھتے یا سُنتے ہیں تو ان کے جیسا بننے، ان کی ادائیں اپنانے کی خواہش دِل میں پاتے ہیں، ایسے خوش بختوں کی تو کیا ہی شان ہے کہ رسولِ اَکْرَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **جسے جس کا طریقہ اچھا لگتا ہے، وہ اسی جیسا ہے۔**

تم جس سے محبّت کرتے ہو، اسی کے ساتھ رہو گے

صحابیٔ رسول، حضرت اَبُو ذَر غِفَاری رَضِیَ اللهُ عنہ نے ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ایک آدمی ہے، وہ کسی قوم سے محبّت کرتا ہے مگر اُن کے جیسا عَمَل نہیں کر پاتا (اس کے متعلق کیا حکم ہے)؟ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَنْتَ یَا اَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ یعنی اے ابو ذر! تم (روزِ قیامت) اسی کے ساتھ رہو گے، جس سے محبّت کرتے ہو۔ (1)

---

(1)... ابوداود، کتاب الادب، باب اخبار الرجل الرجل... الخ، صفحہ: 800، حدیث: 5126۔

نیک لوگوں سے مشابہت کے دینی و دنیوی فائدے

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے! صالِحین (یعنی اللہ پاک کے نیک بندوں) جیسا بننے کی خواہش اور کوشش کرنے کی کیسی فضیلت ہے...!! عُلَما فرماتے ہیں: ❀صالِحین (یعنی نیک لوگوں) کو آئیڈیل بنانا سُنّتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر چلنے کا وسیلہ ہے[1] ❀نیک لوگوں کو آئیڈیل بنانے کی برکت سے اللہ پاک کی خاص مَدد و نُصرت ملتی ہے ❀نیک لوگوں آئیڈیل بنانے کی برکت سے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خصوصی شفقت نصیب ہوتی ہے ❀جو نیکوں کو آئیڈیل بناتا ہے، اس پر اللہ پاک کی رحمت برستی ہے ❀جو نیکوں کو آئیڈیل بناتا ہے، اس کی، اس کے اَہْل و عیال، یہاں تک کے اس کے پڑوسیوں کی بھی حفاظت کی جاتی ہے ❀جو نیکوں کو آئیڈیل بناتا ہے، اس کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں ❀نیک لوگوں کا رستہ اپنانے کی برکت سے دُنیا میں بھلائی ❀اچھی اور پاکیزہ زندگی ❀نیک اَعْمال کی توفیق ملتی ہے ❀اور جو خوش نصیب نیک لوگوں کو آئیڈیل بناتا ہے، اسے قبر کے امتحان میں ثابِت قدمی، محشر کی ہولناکیوں سے امان، پُل صراط سے نجات اور جنّت میں نیک لوگوں کا پڑوس نصیب ہوتا ہے۔[2] کسی عربی شاعِر نے کتنی پیاری بات کہی ہے:

فَتَشَبَّهُوْا اِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مِثْلَهُمْ | اِنَّ التَّشَبُّهَ بِالْكِرَامِ فَلَاحٌ[3]

ترجمہ: اگر تم خود نیک نہیں ہو تو نیک لوگوں کی مُشابہَت اِختیار کر لو! بے شک نیک لوگوں کی

---

1 ...حُسْنُ التَّنَبُّهِ لِمَا وَرَدَ فِي التَّشَبُّهِ، جلد:1، صفحہ:144۔
2 ...حُسْنُ التَّنَبُّهِ لِمَا وَرَدَ فِي التَّشَبُّهِ، جلد:1، صفحہ:238، 425، 437، 442، 446، 447، 461۔
3 ...حُسْنُ التَّنَبُّهِ لِمَا وَرَدَ فِي التَّشَبُّهِ، جلد:2، صفحہ:144۔

مُشابَہَت اِختیار کرنا بھی فَلاح وکامیابی ہے۔

وقت کا بادشاہ فقیر کے قدموں میں

شہنشاہ اَوْرَنگ زَیْب عالمگیر رَحمۃُ اللہِ علیہ اللہ پاک کے نیک بندے تھے، مغلیہ سلطنت کے بادشاہ بھی تھے اور سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ نے ان کے متعلق فرمایا کہ آپ اپنے وقت کے مُجَدِّد بھی تھے۔ ایک مرتبہ کا ذِکْر ہے، بادشاہ اورنگ زیب رَحمۃُ اللہِ علیہ کی خِدْمت میں ایک شخص حاضِر ہوا اور عرض کیا: بادشاہ سلامت! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ کے دربار میں اَہْلِ فن کی بڑی قدر کی جاتی ہے؟ بادشاہ سلامت نے فرمایا: ہاں! بالکل ایسا ہی ہے، اَہْلِ فَن کی قدر کرنی بھی چاہئے اور ہمارے ہاں کی بھی جاتی ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: عالی جناب! میں ایک بہروپیا ہوں، مجھے اللہ پاک نے یہ صلاحیت دی ہے کہ میں کوئی بھی رُوپ دھار لیتا ہوں اور مجھے سامنے والا پہچان نہیں پاتا (یہ فن **Intellegence Agency** یعنی ملک کی خفیہ ایجنسی کے لئے بہت کام آتا ہے) بادشاہ اورنگ زیب رَحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کی بات سُنی اور فرمایا: ٹھیک ہے، تم اپنا فَن مجھے دِکھاؤ! جس دِن تم نے ایسا رُوپ دھار لیا کہ میں تمہیں پہچان نہ پایا، اس دِن میں تمہیں انعام دُوں گا۔ اس شخص نے ادب سے سلام کیا اور چلا گیا۔ تھوڑے دِن گزرے، بادشاہ سلامت بیمار ہو گئے، پُورے مُلک میں خبر پھیل گئی، ایک دِن دربان نے بادشاہ سلامت کی خِدْمت میں آکر عرض کیا: عالی جاہ! آپ کے بیمار ہونے کی خبر اِیْران میں بھی پہنچ گئی ہے، شاہِ اِیْران نے آپ کے عِلاج کے لئے ایک طبیب بھیجا ہے، جو باہَر دروازے پر ہے، حکم ہو تو اسے خِدْمت میں حاضِر کروں۔ بادشاہ سلامت نے طبیب کو اندر آنے کی اجازت دی، تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک طبیب صاحِب

دربار میں داخِل ہوئے، بڑا سا جُبّہ پہنا ہے، سر پر بھاری دستار باندھی ہے، پیچھے پیچھے غُلاموں کی ایک قطار ہے، جنہوں نے سَر پر کافی ساری دوائیاں اُٹھا رکھی ہیں۔ طبیب صاحِب نے بادشاہ کی خِدمت میں سلام عرض کیا، اَدَب سے ہاتھ چومنے لگا تو بادشاہ سلامت مسکرا دیئے اور فرمایا: میں نے تمہیں پہچان لیا ہے، تم طبیب نہیں، وہی بہروپیے ہو۔ اتنا سننا تھا کہ بیچارہ بہروپیا شرمندہ ہوا اور دوبارہ کوشش کرنے کا کہہ کر چلا گیا۔

کچھ دِن گزرے عیدُ الفِطر کا دِن آیا، عِید کی نماز کے بعد دربار لگایا گیا، بادشاہ سلامت تخت پر تشریف فرما ہوئے، اردگرد کے ملکوں سے آئے ہوئے تحفے بادشاہ سلامت کی خِدمت میں پیش ہونا شروع ہوئے، اسی دوران ایک شخص آگے بڑھا، عرض کیا: عالی جاہ! میں فُلاں مُلک کا قاصِد ہوں، ہمارے بادشاہ سلامت نے آپ کے لئے ایک انمول ہیرا تحفے میں بھیجا ہے، یہ کہہ کر اُس نے تحفے کا ڈِبّہ کھولا اور بادشاہ سلامت کے سامنے کر دیا۔ بادشاہ اورنگ زیب رَحمۃُ اللہِ علیہ پھر مسکرائے اور فرمایا: اس بار بھی میں نے تمہیں پہچان لیا ہے، تم وہی بہروپیے ہو۔ بیچارے کو پھر بڑی شرمندگی ہوئی، اس نے دِل ہی دِل میں پکّا ارادہ کر لیا کہ اس بار میں ایسا رُوپ دھاروں گا کہ بادشاہ سلامت ہرگز مجھے پہچان نہیں پائیں گے۔

اس واقعے کو کافِی دِن گزر گئے، پِھر ایک دِن بادشاہ سلامت لشکر لے کر جنگ کے لئے روانہ ہوئے، بادشاہ اورنگ زیب رَحمۃُ اللہِ علیہ خُود بھی اللہ پاک کے نیک بندے تھے اور انہیں اولیائے کرام سے عقیدت بھی بہت تھی، بادشاہ سلامت لشکر کے ساتھ سفر پر تھے، راستے میں جہاں جہاں کسی ولیٔ کامِل کا مزار آتا، بادشاہ سلامت لشکر کو روکتے، مزار شریف

پر باادب حاضِری دیتے، فاتحہ پڑھتے اور اولیائے کرام کا فیضان لُوٹتے ہوئے آگے بڑھ جاتے۔ چلتے چلتے ایک پہاڑی علاقے میں پہنچے، بادشاہ سلامت نے دیکھا: ایک پہاڑ کے دامن میں ہزاروں لوگوں کا ہجوم ہے۔ بڑی حیرانی ہوئی کہ اس بے آباد علاقے میں اتنا ہجوم کس لئے؟ معلومات لی گئیں تو پتا چلا کہ کوئی اللہ پاک کا نیک بندہ ہے، جو اس پہاڑ کی غار میں رہتا ہے، بڑے باکمال بزرگ ہیں، ہر وقت اللہ پاک کی یاد میں آنکھیں بند کئے بیٹھے رہتے ہیں۔ یہ سب لوگ دُور دُور سے انہی کی زیارت کے لئے حاضِر ہوئے ہیں۔ یہ سُن کر بادشاہ سلامت کو بھی زیارت کا شوق ہوا، چنانچہ لشکر کو روک دیا گیا، رات وہیں گزری، صبح کو بادشاہ سلامت نے تازہ غسل کیا، نئے کپڑے پہنے، نیک بندے کی خِدمت میں حاضِری سے پہلے ادباً 2 رکعت نفل ادا کئے، پِھر ننگے پاؤں غار میں تشریف لے گئے، دیکھا: ایک باباجی آنکھیں بند کئے بیٹھے ہیں، بادشاہ سلامت ادب سے ہاتھ باندھے قریب جا کر بیٹھ گئے، کافی دیر بیٹھے رہے، بولنا، کوئی بات کرنا تو دُور کی بات باباجی نے آنکھ کھول کر دیکھا بھی نہیں، بادشاہ سلامت بڑے مُتَاثِّر ہوئے کہ کیسے دُنیا سے بے رغبتی رکھنے والے بزرگ ہیں، وقت کا بادشاہ آیا ہے، انہیں کوئی پروا نہیں، بَس اللہ پاک کی طرف لَو لگائے بیٹھے ہیں۔

کافِی دَیر بیٹھنے کے بعد بادشاہ سلامت نے واپسی کا اِرادہ کیا، اپنی جگہ سے اُٹھے اور نیک بزرگ کی تعظیم کی نِیّت سے قدم چومنے کے لئے آگے بڑھے، جیسے ہی بادشاہ سلامت نے قدموں کی طرف ہاتھ بڑھایا تو باباجی نے بادشاہ سلامت کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا: بَس! بادشاہ سلامت...!! میں جیت گیا، اس بار آپ مجھے پہچان نہیں پائے (یعنی یہ شخص کوئی بزرگ ہستی نہیں بلکہ وہی بہروپیا تھا)۔ بادشاہ سلامت نے جب یہ بات سُنی تو حیران رہ گئے کہ یہ کیا؟ میں جسے بہت بڑا بزرگ سمجھ رہا تھا، وہ تو ایک بہروپیا نِکلا۔

خیر !اب بادشاہ سلامت نے اَشْرفیوں کی تھیلی نکالی، اس بہروپیے کو دیتے ہوئے کہا: اب کی بار واقعی تم جیت گئے، یہ تمہارا اِنْعام...!! مگر اب حالت بدل چکی تھی، اس بہروپیے نے اَدَب سے کہا: بادشاہ سلامت! اب مجھے ان سِکّوں کی ضرورت نہیں ہے، میں کوئی نیک آدمی نہیں ہوں، میں نے بَس کچھ دِن نیک لوگوں کی مُشَابَہَت اِخْتیار کی ہے، نیک لوگوں کے ساتھ اس چند دِن کی مُشَابہت کی یہ برکت ہے کہ اللہ پاک نے وقت کے بادشاہ کو میرے قدموں میں کھڑا کر دیا ہے، اگر میں واقعی نیک لوگوں کے رستے پر چل پڑوں تو اللہ پاک کی کیسی کرم نوازیاں ہوں گی۔ اس سابقہ بہروپیے نے اتنا کہا اور اللہ پاک کی عِبَادت کے لئے جنگل کی طرف نِکل گیا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! دیکھئے! نیک لوگوں کو اپنا آئیڈیل بنا کر اُن کے نقشِ سیرت پر چلنے کی کیسی برکتیں ہیں، اُس بہروپیے نے جھوٹے مُنہ نیک لوگوں کا رستہ اِخْتیار کیا تو اللہ پاک نے اُسے حقیقت میں اپنے نیک بندوں کا رستہ عطا فرما دیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم نیک لوگوں کے نقشِ سیرت سے روشنی لیں، اپنے اَسْلاف، صحابۂ کرام، اَوْلیائے کرام، اللہ پاک کے نیک بندوں کی سیرت پڑھیں، ان کے اَوْصاف، ان کی مبارک عادات کی مَعْلُومات حاصِل کریں، پھر ان کے جیسا بننے کی خاطِر ان کی عادات و اَطْوار کو عملی طور پر اپنانے کی کوشش میں لگ جائیں۔

اپنا آئیڈیل بنالیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! مَشْوَرَۃً ایک بات عرض ہے کہ کسی نہ کسی اللہ پاک کے نیک

---

1 ...زلف وزنجیر، صفحہ: 349-356بتغیر۔

بندے کو اپنا آئیڈیل لازمی بنا لیجئے! اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! اس کی بڑی برکتیں ملیں گی۔ دیکھئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ اس دَور کی کامیاب ترین شخصیت ہیں، یقیناً یہ آپ پر اللہ پاک کی کرم نوازی ہے، البتہ ظاہِری اعتبار سے آپ کی کامیابی کے پیچھے جو راز ہیں، ان میں سے ایک راز یہ بھی ہے کہ آپ نے وقت کے بہت بڑے ولیٔ کامِل، نائِبِ غوثِ اعظم، عالِمِ باعَمَل، مُجَدِّدِ دِین و مِلَّت، پروانۂ شمعِ رسالت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ علیہ کو اپنا آئیڈیل بنایا، آپ نے دیکھ بھال کر، سوچ سمجھ کر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کو آئیڈیل بنایا، پھر جب آئیڈیل بنا لیا تو ان پر آنکھیں بند کر لیں۔

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم کسی ولیٔ کامِل کو اپنا آئیڈیل بنائیں، سوچ سمجھ کر بنائیں، پھر جب آئیڈیل بنا لیں تو اُن کے نقشِ قدم پر چلنا شروع کر دیں، جس شریعت کے پابند ولیٔ کامِل کو آئیڈیل بنائیں، اُن کی سیرت پڑھیں، ان کی عادات و اَطوار کی مَعْلُومات حاصِل کریں اور اپنی پُوری زندگی اُن کے نقشِ سیرت پر چلتے رہنے کی کوشش کریں۔ اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! نیک اَعْمال کی توفیق بھی ملے گی، زِندگی میں نکھار بھی آئے گا، گُنَاہوں سے حفاظت بھی رہے اور اللہ پاک نے چاہا تو دُنیا اور آخرت میں بیڑا پار ہو جائے گا۔

اَلحمدُ لِلّٰه! مکتبۃُ المدینہ نے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان، اَوْلیائے کرام، با عَمَل اور عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام کی سیرت پر بہت ساری کتابیں اور مختصر رسائل شائع کئے ہیں، جیسے:
❁ فیضانِ صِدِّیقِ اَکْبَر ❁ فیضانِ فاروقِ اعظم ❁ اللہ والوں کی باتیں ❁ غوثِ پاک کے حالات ❁ حضرت عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات وغیرہ بہت ساری کِتَابیں ہیں، یہ

کِتابیں حاصِل کیجئے! انہیں پڑھیئے! صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان اور اَوْلیائے کرام کی پیاری پیاری اداؤں کو نوٹ کیجئے، پھر ان کو عملی طَور پر اپنانے کی کوشش میں لگ جایئے۔ اللہ پاک ہم سب کو عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔

نیک لوگوں کی چند مبارک عادات

مکتبۃ المدینہ کی صِرف 80 صفحات پر مشتمل ایک بہت پیاری کتاب ہے: اَخْلاقُ الصّالحین۔ اس میں اَوْلیائے کرام کی چند مبارک عادات کا تذکرہ ہے۔ کوشش کرکے یہ کِتاب پُوری پڑھ لیجئے! اَوْلیائے کرام کی چند مبارک عادات میں پیش کرتا ہوں:

(1): قرآن وسُنّت کی کامِل پیروی

اَوْلیائے کرام کی ایک مبارک عادت یہ ہے کہ یہ بُلند رُتبہ حضرات ہر مُعَاملے میں قرآن و سُنّت کی پیروی کرتے ہیں بلکہ علّامہ شَعْرانی رَحمۃُ اللهِ علیہ نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ اَوْلیائے کرام نے کوئی بھی کام کرنا ہو، جب تک خاص اُس کام کے متعلق قرآن وسُنّت کی راہنمائی حاصِل نہ کرلیں، اس وقت تک وہ کام کرتے ہی نہیں ہیں۔ (1)

سُبْحٰنَ الله! یہ کیسی پیاری عادت ہے اور ہم یہ عادَت آسانی سے اپنا بھی سکتے ہیں، بَس اپنا ذِہن بنانا ہے کہ جب بھی کوئی ایسا کام کرنا ہے، جس کا شرعِی حکم ہمیں مَعْلُوم نہیں تو پہلے شرعِی راہنمائی لے لیجئے! پھر وہ کام کیجئے! اگر ہم یہ عادَت اپنا لیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بہت سارے گُناہوں سے بھی بچ جائیں گے اور بہت سارے نقصانات سے بھی محفوظ رہ جائیں گے ❁ بعض دفعہ اچانک کوئی کاروباری منصوبہ ذِہن میں آتا ہے یا کوئی

---

(1) ...تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرّین، صفحہ: 21۔

مشورہ دے دیتا ہے اور لوگ شرعی راہنمائی کے بغیر ہی وہ کام شروع کر دیتے ہیں، بعض دفعہ سالہا سال بعد پتا چلتا ہے کہ یہ کام تو ناجائز تھا، پھر اس پر اتنی رقم اِنویسٹ (Invast) کی، اس کا کیا بنے گا، بعض دفعہ اِزالے کی صُورتیں بنتی ہیں، بعض اَوقات جن سے رقم لی ہو، انہیں واپس لوٹانی پڑتی ہے، غرض؛ بہت ساری صُورتیں ہوتی ہیں، جن پر عَمَل کرنا، اِزالے کرنا بعد میں دُشوار ہو جاتا ہے، لہٰذا کوئی بھی کاروبار شروع کرنا ہے، اگر اس کے متعلق 100٪ یقین کے ساتھ شرعی معلومات نہیں ہیں تو پہلے معلومات لے لیجئے! ❁ اسی طرح بہت ساری رسمیں ہمارے ہاں رائج ہوتی ہیں، ان میں کچھ رسمیں جائز ہوتی ہیں اور بہت ساری ناجائز بھی ہوتی ہیں، اس معاملے میں شرعی راہنمائی لیتے رہیں، غرض؛ کوئی بھی کام کرنا ہو، اپنی عادت بنائیں کہ شرعی راہنمائی کے بغیر وہ کام نہیں کرنا۔ اس کے لئے اگر ہم دار الافتاء اہلسنت یا کسی بھی عاشقِ رسول ماہِر مفتی صاحب کا نمبر اپنے پاس محفوظ کر لیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! آسانی ہو جائے گی۔

(2): اِخلاص

نیک لوگوں کی ایک مبارک عادت یہ ہے کہ یہ بلند رُتبہ لوگ ہر کام میں اللہ پاک کی رِضا کے طلب گار رہتے تھے، ریاکاری سے بہت بچتے اور ہر نیک کام اِخلاص کے ساتھ ہی کیا کرتے تھے۔ انہیں اس بات کی کچھ پروا نہ ہوتی تھی کہ لوگ انہیں اچھا سمجھیں گے یا بُرا، ان کا مقصد صِرف وصِرف اللہ پاک کی رِضا کا حُصُول ہوتا تھا۔

غیر مسلم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ، شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ کا واقعہ بڑا مشہور

ہے، ایک مرتبہ آپ جنگ میں تھے، کسی غیر مسلم سے لڑائی چل رہی تھی، حیدرِ کَرَّار رَضِیَ اللہُ عنہ نے اُس پر قابُو پالیا، قریب تھا کہ آپ اسے جہنّم پہنچا دیتے، عین اسی لمحے اس نے جسارت کی اور آپ رَضِیَ اللہُ عنہ پر (مَعَاذَ اللہ!) تھوک ڈال دیا۔ اب ہونا تو یہ تھا کہ آپ اس پر مزید غُصّہ ہوتے، اسے پہلے سے زیادہ تکلیف پہنچاتے مگر یہ مولائے کائنات رَضِیَ اللہُ عنہ تھے، آپ نے اس غیر مسلم کو چھوڑ دیا۔ یہ دیکھ کر وہ بہت حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ میری حرکت سے تو انہیں غُصَّہ آنا چاہئے تھے مگر انہوں نے اُلٹا مجھے مُعَاف کر دیا۔ جب اس نے حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ سے اس کی حکمت پوچھی تو آپ نے فرمایا: میں نے تلوار صِرف و صِرف اللہ پاک کی رِضا کے لئے پکڑی ہے، میں خُدا کے حکم کا بندہ ہوں، میں اپنی ذات کا بدلہ نہیں لیتا۔ اُس غیر مُسلِم نے جب یہ پیارا انداز دیکھا تو اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔(1)

30 سال کی نمازیں دوبارہ پڑھیں

اسی طرح ایک بزرگ رَحمۃُ اللہِ علیہ کا معمول تھا کہ ہمیشہ پہلی صَف میں نماز ادا کیا کرتے تھے، ایک دِن اِتّفاقاً آخری صَف میں کھڑے ہوئے تو دِل میں خیال آیا کہ آج لوگ مجھے آخری صَف میں دیکھ کر کیا کہیں گے۔ اس خیال کے آتے ہی آپ نے یہ سمجھا کہ میں نے جتنی نمازیں پہلی صَف میں پڑھی ہیں، ان میں دِکھاوا تھا، لہٰذا 30 سال کی نمازیں دوبارہ پڑھیں۔(2)

سُبۡحٰنَ اللہ! کیا شان ہے اللہ پاک کے نیک بندوں کی۔ شرعی مسئلہ یہی ہے کہ اگر

---

1 ...مرقاۃ المفاتیح، کتاب القصاص، الفصل الاول، جلد:7، صفحہ:10، تحت الحدیث:3451 خلاصۃً۔

2 ...کیمیائے سعادت، رکن چہارم، اصل پنجم، بابِ دوم، حقیقت اخلاص، صفحہ:361۔

نماز میں ایسا خیال آ جائے تو نماز دہرانی ضروری نہیں ہے مگر اللہ پاک کے نیک بندوں کا تقویٰ نِرالا ہی تھا۔ خیر! ہمیں بھی چاہئے کہ رِیاکاری سے بچیں اور ہمیشہ اللہ پاک کی رِضا کے طلبگار رہیں۔

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ ❊ گناہوں سے ہر دم بچا یا الٰہی!
مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو ❊ کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی!
عبادت میں گزرے مری زندگانی ❊ کرم ہو کرم یا خدا! یا الٰہی![1]

(3): ذاتی دُشمنی نہیں رکھتے تھے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندوں کی ایک پیاری عادت یہ بھی تھی کہ یہ نیک لوگ کسی کے ساتھ بھی ذاتی دُشمنی نہیں رکھتے تھے، ان کی دوستی اور دُشمنی کا مِعْیار بھی اللہ پاک کی رِضا ہوا کرتا تھا یعنی یہ حضرات جس سے دوستی رکھتے تھے تو دُنیا کے لئے، مال دیکھ کر، ظاہِری ٹِپ ٹاپ وغیرہ دیکھ کر نہیں بلکہ اللہ پاک کی رِضا کے لئے اچھے اور نیک لوگوں کے ساتھ ہی دوستی لگایا کرتے تھے اور اگر کسی کو دِل میں بُرا جانتے تو وہ بھی اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ اللہ پاک کی رِضا کے لئے یعنی اللہ پاک کے دُشمنوں سے ہی دُشمنی رکھا کرتے تھے۔

افسوس! آج کل بھائی بھائی کا گریبان پکڑتا ہے، باپ بیٹے میں لڑائی ہوتی ہے، پڑوسی آپس میں پیار محبّت سے نہیں رہتے، عزیز رشتے داروں کے ساتھ **مرنا جینا** ختم کر دیتے ہیں، لڑائی جھگڑے مُعَاشرے میں بڑھتے جاتے ہیں اور ان لڑائیوں کی بنیاد کیا ہے؟ ذاتی بغض، کینہ، حَسَد، دُنیوی مال و دولت...!! کاش! ہم اپنے نفس کی خاطِر لڑنا چھوڑ دیں، ہماری

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 105۔

زِندگی کا مِعیار صِرف و صِرف اللہ پاک کی رِضا کا حُصُول بن جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! مُعَاشَرہ امن و سکون کا گہوارہ بن جائے گا۔

اِیْمان کی مضبوط رَسّی

ایک مرتبہ مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے صحابی حضرت ابوذَرّ غِفاری رَضِیَ اللہُ عنہ سے پوچھا: یَا اَبَاذَرٍّ اَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ؟ اے ابو ذر! اِیمان کی سب سے مضبوط رَسّی کیا ہے؟ عَرْض کیا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اللہ پاک کی رضا کے لئے محبّت اور اللہ پاک کی رضا ہی کے لئے دُشمنی رکھنا۔ (1)

اب تو بس لالچ باقی ہے

کاش! ہمیں ہر تعلق صِرف و صِرف اللہ پاک کی رضا کے لئے رکھنے کی توفیق مِل جائے...!! ورنہ حالات نازُک ہیں۔ حضرت احمد بن حسن جرِیْرِی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پہلے زمانے میں لوگوں کے آپسی مُعامَلات کا تعلق دِین سے تھا، یہاں تک کہ دِین کمزور ہو گیا (یعنی دِلوں سے دِین کی اہمیت کم ہونے لگی)، دُوسرے زمانے میں لوگ وفا کے ذریعے مُعامَلات کرتے تھے، یہاں تک کہ وفا ختم ہو گئی، تیسرے زمانے میں لوگوں نے مُرَوَّت (یعنی انسانیت کی بِنا پر ایک دوسرے کا لحاظ رکھنے) کے ساتھ مُعامَلات کئے، حتی کہ مُرَوَّت بھی ختم ہو گئی اور اب لالچ و خوف کے سِوا کچھ باقی نہیں۔ (2)

اللہ پاک ہمیں حِرْص و ہَوَس، ذاتی دُشمنی اور لڑائی جھگڑوں سے محفوظ فرمائے۔

---

1 ...شعب الایمان، باب فی مباعدۃ الکفار والمفسدین، جلد: 7، صفحہ: 70، حدیث: 9513۔

2 ...احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ، جلد: 2، صفحہ: 204۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

ہَوَس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوعِ اِنساں کو
اُخُوَّت کا بیاں ہو جا، محبت کی زباں ہو جا!

وضاحت: یعنی ہَوَس اور لالچ نے انسانوں کو دُور دُور کر دیا ہے، لہٰذا آپس میں اُخُوَّت اور بھائی چارہ اپنالو! محبّت کرنے والے اور محبّتیں بانٹنے والے بن جاؤ! سب مسائل حل ہو جائیں گے۔

(4): اِیْثار

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندوں کی ایک مبارک عادت یہ بھی تھی کہ یہ حضراتِ عالی وقار خُود پر دوسروں کو ترجیح دیا کرتے تھے، اگرچہ خُود انہیں تکلیف بھی اُٹھانی پڑ جاتی مگر یہ دوسروں کو سکون پہنچانے کی ہی کوشش کیا کرتے تھے۔

اِیثار کی ایک اَعلیٰ مثال

حضرت نُوری، حضرت رقام اور حضرت ابو حمزہ رَحمۃُ اللہِ علیہم، یہ تینوں صُوفی بُزرگ ہیں، ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ خلیفہ کا ایک وزیر صُوفیائے کرام کا دُشمن ہو گیا، اُس نے اِن تینوں بزرگوں کے متعلق خلیفہ کے کان بھرے اور خلیفہ نے اِن تینوں بُزرگوں کو قید کرنے کا حکم دے دیا۔ چُنانچہ اِن تینوں بُزرگوں کو خلیفہ کے سامنے لایا گیا، خلیفہ نے حکم دیا، اِن تینوں کی گردن ماری جائے۔ حکم پر عَمَل دَرآمد شُروع ہوا؛ جلّاد تلوار لے کر آگے بڑھا اور سب سے پہلے حضرت رقام رَحمۃُ اللہِ علیہ کو شہید کرنا چاہا، یہ دیکھ کر دُوسرے بُزرگ حضرت نُوری رَحمۃُ اللہِ علیہ جلدی سے اُٹھے اور حضرت رقام رَحمۃُ اللہِ علیہ کی جگہ تلوار کی زد میں بیٹھ گئے، جلّاد بولا: اے شخص یہ تلوار کوئی کھیل نہیں ہے۔ حضرت نُوری رَحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا:

تم ٹھیک کہتے ہو مگر دُنیا میں سب سے عزیز چیز زِندگی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ زِندگی کے جو بقیہ چند سانس ہیں اپنے بھائیوں کے لئے قُربان کر دُوں۔

خلیفہ نے جب یہ بات سُنی تو مُعاملہ سمجھ گیا، چُنانچہ قاضی کو اِن بُزرگوں کے مُتعلق تحقیق کا حکم دیا، آخِر اِن تینوں بُزرگوں کو باعزّت رِہا کر دیا گیا۔(1)

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے اِیثار...!ہمیں بھی چاہئے کہ ہم ایک دُوسرے سے بڑھ کر قُربانیاں دینے کی عادَت بنائیں! دُوسروں کو راحت پہنچانے کا ذہن بنائیں، جب ہم اپنے مُسلمان بھائیوں کے ساتھ ایسے مخلص ہو جائیں گے، اِن کی خاطِر قُربانیاں دینے کا ذہن بنا لیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ایک دُوسرے کی مَحبّت دِلوں میں بڑھے گی، مَسائِل حَل ہوں گے اور اللہ پاک نے چاہا تو مُعاشَرہ امن و سکون کا گہوارہ بن جائے گا۔

جذبۂ اِیثار دِل میں ہو اگر | مسئلوں کا حل نکلتا جائے گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! نیک لوگوں کی یہ چند مبارک عادات ہم نے سُنی، ہمیں چاہئے کہ یہ عادات اپنائیں اور نیک لوگوں کو ہی اپنا آئیڈیل بھی بنائیں۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی یہ مبارک تمنّا جس کا بیان ہم نے شروع میں سُنا کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے کہا:

وَ نَطْمَعُ اَنْ یُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۴﴾ (پارہ:7،سورۂ مائدہ:84)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ (جنت میں) داخل کر دے۔

کاش! یہ تمنّا دِل میں بڑھانا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...کَشْفُ الْمَحْجُوب مترجم، صفحہ:274،275 بتغیرِ قلیل۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدرسۃ المدینہ بالغان

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے اور نیک لوگوں کے رستے پر چلنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام مدرسۃ المدینہ بالغان بھی ہے۔

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے تحت مسجدوں میں، سکول و کالج اور مارکیٹوں وغیرہ میں لگنے والے مدارِسُ المدینہ بالغان میں اسلامی بھائیوں کو تجوید کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ بنیادی ضروری اَحکام و مَسَائل اور سُنّتیں و آداب بھی سکھائے جاتے ہیں۔

فیشن پرست سُنتوں کا عامِل بن گیا

بلوچستان کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں بہت فیشن پرست تھا، چہرے پہ داڑھی تھی نہ سر پر عمامے شریف کا تاج، راہِ سنّت سے دور دُنیا کی محبت میں مست اپنی قیمتی زندگی کو بے عملی اور جہالت کے اندھیروں میں گزار رہا تھا۔ میری زندگی میں روشنی کی کرن اس طرح نمودار ہوئی کہ ایک دن دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی نے مجھے تجوید کے ساتھ قرآن پاک پڑھنے کا ذہن دیا، نمازِ عشا کے بعد لگائے جانے والے مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں نے ان کی نیکی کی دعوت کو قبول کر لیا اور مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کرنے لگا، الحمد للہ! اس کی برکت سے میں نے

تجوید کے ساتھ قرآن کریم سیکھ لیااور فیشن پرستی چھوڑ کر سنّتوں کا عامل بن گیا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے | تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

"القرآن الکریم" اپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی ہمیں موبائل کے ذریعے بھی نیکیاں کمانے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ دَعْوَتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل اپلی کیشن جاری کی گئی ہے، جس کا نام ہے:Al Quran al kareem (القرآن الکریم)۔ یہ اپلی کیشن Android اور IOS دونوں ڈیوائسز سے ڈاؤن لوڈ (Download) کر کے بآسانی استعمال کی جاسکتی ہے، اس موبائل اپلی کیشن میں ✱- مکمل قرآنِ پاک پڑھنے ✱- اور مختلف قاریوں کی آواز میں سننے کی سہولت موجود ہے ✱- اس کے ساتھ ساتھ کسی مخصوص سورت یا آیت کو Bookmark بھی کیا جاسکتا ہے یعنی بار بار پڑھنے والی سورت یا آیت کو Bookmark کی بدولت بآسانی پڑھا جاسکتا ہے۔

یہ اپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے

میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ؛ سلام بات چیت سے پہلے ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! مسلمان سے مُلاقات کرتے وقت سلام کرنا سنت ہے۔ ❀ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں ❀ دن میں کتنی ہی بار آمنا سامنا ہو کسی کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو ہر بار سلام کرنا کارِ ثواب ہے ❀ سلام میں پہل کرنا سنت ہے ❀ سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بَری ہے ❀ سلام میں پہل کرنے والے پر 90 رحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں ❀ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی ❀ اسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جا سکتی ہیں ❀ بعض لوگ سلام کے ساتھ جَنَّۃُ الْمَقَامُ اور دوزخُ الْحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے اور یہ جملہ لغت کے اعتبار سے بھی غلط

---

1 ... مشکوٰۃ، کتاب الْاِیمان، باب الْاِعْتِصام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

2 ... ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی السلام قبل الکلام، صفحہ: 635، حدیث: 2699۔

ہے بلکہ بعض مَن چلے تو مَعاذَاللہ! مذاقاً یہاں تک بَک دیتے ہیں آپ کے بچے ہمارے غلام۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمۃُاللہِ علیہ فتاوی رضویہ جلد 22 صفحہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور اس سے بہتر وَرَحْمَۃُاللہ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکَاتُہٗ شامل کرنا ہے اور اس پر زیادت (یعنی اضافہ) نہیں۔ سلام کرنے والے نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تو جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُاللہ کہے اور اگر سلام کرنے والے نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُاللہ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُاللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہے اور سلام کرنے والے نے وَبَرَکَاتُہٗ تک کہا تو جواب دینے والا بھی اتنا ہی کہے اس سے زیادت (یعنی اضافہ) نہیں ❀ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سن لے ❀ سلام اور جوابِ سلام کا درست تَلَفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سن کر دوہرائیے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (اَس۔ سَلَا۔ مُ۔ عَلَیْ۔ کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرائیے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ (وَ۔ عَ۔ لَیْکُ۔ مُسْ۔ سَلَام)۔[1]

رضائے حق کیلئے تم سلام عام کرو | سلامتی کے طلب گار ہو سلام کرو

مختلف سنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی 100 صفحات کی کتاب **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے! سنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو

[1]... 550 سنّتیں اور آداب، صفحہ: 30-32۔

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو | ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

---

(1) ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
(2) ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

﴿3﴾ رحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (1)

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (2)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (3)

﴿6﴾ دُرودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

---

1 ...قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ...اَفضلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ...قَولُ البَدِیع، باب اَوَّل، صفحہ: 125۔

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(1)

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(2)

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وآلِہٖ وسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔(3)

1 ...التر غیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
2 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔
3 ...تاریخِ اِبنِ عَسَاکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔